احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 23

منگل 4 جون 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 4 جون 2013ء 24 رجب 1434 ہجری 4 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 125

کشتی ہماری

فدا ہو اس کی رہ میں عمر ساری — کروں کیونکر ادا میں شکرِ باری

چلی اس ہاتھ سے کشتی ہماری — مرے سر پر ہے منت اس کی بھاری

مری بگڑی ہوئی اس نے بنا دی

فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

حضور انور کے حالیہ دورہ امریکہ وکینیڈا کی روداد، عمائدین اور مہمانوں کے پیغامات، نیک تاثرات اور میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بے انتہا شکر اور دعوت الی اللہ کرنے کی ضرورت ہے

میرے اس دورہ سے وسیع پیمانے پر رابطہ ہوا، یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے، انسانی کوششوں سے نہیں ہو سکتا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31 مئی 2013ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الضحیٰ آیت 12 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی خدا تعالیٰ کی دنیاوی نعمتوں کے ساتھ ساتھ دینی اور روحانی نعمتوں کے حاصل کرنے والے بھی بنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جب بھی ہم پر فضل ہوتا ہے اس کا بیان و اظہار ہم و اما بنعمت ربک فحدث کے مطابق کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے مگر عاجزی اور انکساری کے ساتھ۔

حضور انور نے اپنے حالیہ دورہ امریکہ اور کینیڈا کی روداد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دین حق کا حقیقی پیغام ان لوگوں تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائی، میرے اس دورہ سے ویسٹ کوسٹ میں جماعت کا تعارف ہوا۔ وسیع پیمانہ پر لوگوں سے رابطہ ہوا، امریکہ کے ایک ہوٹل میں ایک ریسپشن کا اہتمام تھا جس میں مختلف طبقات کے لوگ خاصی تعداد میں شامل تھے۔ اس فنکشن میں میں نے آنحضرت ﷺ کی انسانیت کے لئے محبت و شفقت اور آپؐ کے اسوہ کے بعض پہلو بیان کئے۔ جس کا ماحول پر ایک خاص اثر تھا۔ اس فنکشن میں سلامتی، امن، باہمی محبت و احترام اور دنیا میں انصاف قائم کرنے کی تعلیم کے بارے میں بتایا گیا۔ ان لوگوں کو یہ پیغام بہت پسند آیا اور اس پیغام کو بہت سراہا۔

حضور انور نے اس فنکشن میں شامل مہمانوں کے اس پیغام کے بارے میں نیک تاثرات اور خیالات کا تذکرہ فرمایا۔ ایک شہر کے میئر نے اس پیغام کے حوالے سے کہا کہ آپ نے اس فنکشن کے ذریعہ ہمیں ایک موقع فراہم کیا جو دنیا کے لئے پُر امن تعلقات اور برداشت کے رویے اپنانے پر مشتمل تھا۔ لاس اینجلز کونسل کے ممبر کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے محبت و احترام کا درس دیا ہے اور سمجھایا ہے کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے، ان کا مشن امن و آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متاثر کن تھا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلز میں سنا گیا۔ ایک کانگرس مین جن کا تعلق کیلیفورنیا سے تھا وہ کہتے ہیں کہ آج کا خطاب ہمارے دلوں کی آواز ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ مرزا مسرور احمد نے یہاں نیکی، پیار اور نرمی کے ایسے بیج کی فصل لوگوں کے دلوں میں لگائی ہے جسے سالوں تک وہ کاٹتے رہیں گے اور فیض پاتے رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ کے بہت سارے اخبارات اور دوسرے میڈیا نے اس پروگرام کی بہت زیادہ کوریج کی اور ایک اندازے کے مطابق پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ساڑھے 5 ملین اور آن لائن میڈیا کے ذریعہ 5 ملین لوگوں تک اور ڈیڑھ ملین لوگوں تک ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ یہ پیغام پہنچا ہے۔ فرمایا کہ پس اب یہاں جماعتوں کا بھی کام ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور دین حق کی تعلیم کو آگے بڑھائیں۔ فرمایا کہ اس کے بعد بیت الرحمٰن وینکوور کینیڈا کا افتتاح ہوا تھا، کینیڈا میں اس بیت الذکر کے حوالے سے بھی اور جو میرے مختلف انٹرویوز ہوئے اس سے بھی تقریباً ساڑھے 8 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ حضور انور نے غیروں کے اچھے تاثرات اور خیالات کا ذکر بھی فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجموعی طور پر اس دورے سے تقریباً 2 کروڑ سے زیادہ لوگوں تک یہ پیغام پہنچا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اتنی بڑی تعداد میں پیغام پہنچانا اور پھر لوگوں کی آوازیں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین حق اور احمدیت کے حق میں اٹھانا، انسانی کوشش سے یقیناً نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہوا ہے۔ پس یہ لوگوں کی توجہ اور تبصرے اس بات کی تصدیق ہیں کہ انشاء اللہ یہ آوازیں اس علاقے میں بہت شدت سے گونجیں گی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک مغرب سے سورج نکلنے میں امریکہ کا بھی بہت تعلق ہے پھر ایک جگہ امریکہ میں اشاعت دین کی خاص مہم کا ذکر فرمایا۔ پس ہمیں خاص طور پر امریکہ میں دعوت الی اللہ کے پروگرام بنانے چاہئیں۔ اسی طرح فرمایا کہ کینیڈا میں بھی ایک چوتھائی آبادی تک دین حق اور احمدیت کا تعارف ہوا ہے۔ فرمایا کہ وہاں بھی جماعت کو دعوت الی اللہ کے میدان میں وسعت دے کر اس کام کو سنبھالنا چاہئے۔ ہر دو جماعتوں اور خاص طور پر نوجوان نسل کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آمد کا مقصد

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

''اس وقت ایم ٹی اے کے تین چینلز نہ صرف اپنوں کی تربیت کا کام کر رہے ہیں بلکہ مخالفین (-) کا ان دلائل سے منہ بند کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دیئے۔ پس ایم ٹی اے کو جہاں اللہ تعالیٰ نے غلبہ دکھانے کا ذریعہ بنایا ہے وہاں غلبہ عطا فرمانے کے لئے ایک ہتھیار کے طور پر بھی مہیا فرمایا ہے۔ جو ان مقاصد کو لے کر ہر گھر میں داخل ہو رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی آمد کا مقصد تھے۔ یعنی وہ کام جو آپ کے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے تھے۔

(خطبات مسرور، جلد ششم، ص 217)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

سمر کیمپ

(مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول)

مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول امسال موسم گرما کی تعطیلات میں کلاس فرسٹ ائیر کے لئے مورخہ 16 تا 27 جون 2013ء اور کلاس سیکنڈ ائیر کے لئے مورخہ 16 جون تا 4 جولائی 2013ء Summer Camp کا انعقاد کر رہا ہے۔ خواہشمند طالبات مورخہ 6 تا 8 جون سکول تشریف لا کر صبح 8 بجے سے دوپہر ایک بجے تک رجسٹریشن کروا لیں۔ رجسٹریشن فیس مبلغ-/1000 روپے ہے۔ جو کہ 80 فیصد حاضری پر قابل واپسی ہے۔ فرسٹ ائیر کا امتحان دینے والی تمام طالبات کیلئے شمولیت لازمی ہے۔ نیز Summer Camp میں شمولیت اختیار کرنے والی طالبات کو ادارہ میں داخلہ کے وقت ترجیح دی جائے گی۔

(پرنسپل مریم صدیقہ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

مشعل راہ

بخشا یا نہ بخشا اللہ تعالیٰ کا کام ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ بیٹھ کر باتیں کر دیتے ہیں اپنی نیکیوں کے زعم میں فتوے لگا دیتے ہیں کہ فلاں گناہ گار ہے، فلاں یہ ہے، فلاں وہ ہے، اور یہ بخشا نہیں جا سکتا۔ تو بخشا یا نہ بخشا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بندے کا کام نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کام کسی بندے کو اپنے ہاتھ میں لینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔ ایسی باتیں کر کے سوائے اپنی عاقبت خراب کر رہے ہوں اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے 99 قتل کئے تھے آخر اس کے دل میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے بڑے عالم کے متعلق پوچھا تاکہ وہ اس سے گناہ کے توبہ کرنے کے بارے میں پوچھے تو اسے ایک تارک الدنیا عابد زاہد کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ اس نے 99 قتل کئے ہیں کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس عابد اور زاہد نے کہا ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہو سکتے ہیں اس پر اس نے اس کو بھی قتل کر دیا اس طرح پورے 100 قتل ہو گئے، پھر اسے ندامت ہوئی، شرمندگی ہوئی اور اس نے کسی بڑے عالم کے متعلق پوچھا پھر اسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا وہ اس کے پاس آیا اور کہا اور میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے تو اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں توبہ کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے اور توبہ کرنے والے اور اس کی توبہ قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے، تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور ان کی مدد کرو نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا کیونکہ یہ برا اور فتنہ خیز علاقہ ہے چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ موت نے اسے آ لیا، تب اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے، رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ قبول کر لی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لئے ہم اسے جنت میں لے جائیں گے۔ عذاب کے فرشتے کہتے کہ اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا یہ کیسے بخشا جا سکتا ہے تو اسی اثناء میں اس کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کر لیا اس نے ان دونوں کی باتیں سن کر کہا کہ جس علاقے سے یہ آ رہا ہے اور جس کی طرف یہ جا رہا ہے دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو اس میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے کا شمار ہو گا۔ پس انہوں نے فاصلہ ماپا تو اس علاقے کے زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا۔ اس پر رحمت کے فرشتے اسے جنت کی طرف لے گئے۔" تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی بخشش کے طریق کہ نیک نیتی سے اس کی طرف بڑھو، توبہ کرو استغفار کرو تو وہ یقیناً تمہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے گا۔

(مسلم کتاب التوبة باب قبول توبة القاتل و ان کثرقتله)

(روزنامہ الفضل 10 اگست 2004ء)

درِ جنت دکھا دے

رضا تیری ہے جو مولیٰ بتا دے
مجھے اُس راہ پر خود ہی چلا دے

کمر خم ہے مری بارِ گنہ سے
مرے اِس بوجھ کو تو ہی ہٹا دے

جو بَن پڑتا ہے مجھ سے کر رہا ہوں
مرے تھوڑے کو تُو زیادہ بنا دے

ہوں کب سے منتظر تیری ندا کا
نوید مغفرت مولیٰ سنا دے

وہ جن سے پوچھ کچھ ہو گی نہ کوئی
مقدر میرا بھی ایسا بنا دے

ترے لائق نہیں دامن میں کچھ بھی
کوئی قابل گہر، اپنی عطا دے

تھکا ہارا مسافر ہے یہ راشدؔ
درِ جنت اسے خود ہی دکھا دے

عطاء المجیب راشد

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

ملے گی تیرے ہی قدموں سے اب ہر قوم کو راحت
جو روحیں نیک ہیں ہو گی انہیں تیری طرف رغبت
بہت نزدیک ہیں وہ دن کہ سمجھو دوڑے آتے ہیں
کہ "ڈھونڈیں گے ترے کپڑوں سے جس دن بادشاہ برکت"

ار**شاد عرشی ملک**

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ سچی ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے۔ دنیاوی لحاظ سے کمزور جماعت کی یہ ترقی اس وجہ سے ہے کہ وہ خدا جو نعم المولیٰ و نعم النصیر ہے ہمارے ساتھ ہے

سوچنے والی بات ہے کہ ان حالات میں کوئی ایسا طریق ہونا چاہئے جو اصلاح پیدا کرے۔ کوئی ایسا شخص ہو جو دینِ حق کی تعلیم کی روح کو سمجھے اور آگے جاری کرے۔ ہم احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق بھیج دیا

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے آپ کی بعثت کی ضرورت اور آپ کو ماننے کی اہمیت سے متعلق اہم نصائح

مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب (ربوہ) اور مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 19/ اپریل 2013ء بمطابق 19 شہادت 1392 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ ال عمران کی آیت 103 تلاوت کی اور فرمایا:

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اس کے تقویٰ کا حق ہے اور ہرگز نہ مرو مگر اس حالت میں کہ تم پورے فرمانبردار ہو۔

اس آیت میں ایک حقیقی مومن کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ایک حقیقی مومن کو تقویٰ کی تمام شرائط کو پورا کرنے والا ہونا چاہئے اور تقویٰ کا حق یا اُس کی تمام شرائط کیا ہیں؟ اس کی جو وضاحت ہمیں قرآنِ کریم سے ملتی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے تمام حقوق اور بندوں کے تمام حقوق کا خیال رکھنا، ہر قسم کی نیکی کو بجالانے کے لئے تیار رہنا، اللہ تعالیٰ کے احکامات کو زندگی کے آخری لمحات تک بجالانے کی کوشش کرنا۔ اللہ اور رسول نے جو حکم دیئے ہیں، جو باتیں کی ہیں، جو پیشگوئیاں کی ہیں اُن پر ایمان لانا اور اُن پر یقینِ کامل رکھنا اور اُن پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ صرف (-) کا نام اپنے ساتھ لگانا یا اپنے آپ کو (-) کہنا ایمان لانے والوں میں شمار نہیں کرواتا۔ بلکہ یہ عمل ہے اور مسلسل عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل ہے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چلنا ہے جو تقویٰ کی شرائط کو پورا کرنے والا بنا سکتا ہے اور حقیقی (مومن) بھی وہی کہلاتا ہے جو یہ عمل کرنے والا ہو۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے مذاہب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے نکل گئے کیونکہ انہوں نے ان باتوں کا خیال نہیں رکھا۔ اگر تم نے بھی تقویٰ کا خیال نہ رکھا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر توجہ نہ دی، اپنے فرائض کی ادائیگی پر غور نہ کیا، تو تم بھی ایسے لوگوں میں شمار ہو گے جو خدا تعالیٰ کی سزا کے مورد بنے۔ اور تمہاری موت بھی ایسی موت ہوگی جو نیک اعمال بجا نہ لانے والوں کی موت ہوتی ہے۔ (مومن) ہونا کامل فرمانبرداری چاہتا ہے۔ پس ایک (مومن) کو ان باتوں کو اپنے مدّنظر رکھنا چاہئے۔ ایک حقیقی مومن کو خدا کا خوف ہمیشہ رہنا چاہئے اور اُن باتوں کی تلاش رہنی چاہئے جو خدا تعالیٰ کا فرمانبردار بنائیں، حقیقی (مومن) بنائیں۔ اس کے لئے خواہ دنیاوی نقصان اٹھانا پڑے، ایک حقیقی (مومن) کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ ماں باپ، عزیز، رشتہ دار، معاشرہ، لیڈر، سیاسی لیڈر، مذہبی لیڈر غرض کہ کوئی بھی ہو، ایک حقیقی (مومن) کو اللہ تعالیٰ کے احکام کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے دور کرنے والا نہیں ہونا چاہئے۔ ہر شخص نے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو کر اپنا حساب خود دینا ہے۔ کوئی سیاسی لیڈر، کوئی عزیز، کوئی مولوی کسی کو بچانے والا نہیں ہوگا۔ کوئی پیر، کوئی گدی نشین کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔

پس اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنا، اُس کے نشانات کو دیکھ کر اُن پر غور کرنا، اُس کے رسول نے جو تقویٰ کے راستے بتائے ہیں اُن پر چلنا، ظلموں اور زیادتیوں میں اپنے آپ کو شامل ہونے سے بچانا، (دین) کی حقیقی روح کو سمجھنا اور اس پر عمل کرنا، یہ ہے ایک حقیقی (مومن) کی حالت۔ ورنہ ایمان لانے کا دعویٰ صرف دعویٰ ہے جو تقویٰ سے خالی ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکامات سے دور ہے اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ایسے تقویٰ سے عاری لوگوں کی نہ عبادتیں قبول ہوتی ہیں، نہ قربانیاں، بلکہ ظاہری نمازیں بھی خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کی بجائے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کے فرمانبردار ہوتے ہیں، اُس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوتے ہیں، اُس کی رضا کی خاطر ہر کام بجا لانے والے ہوتے ہیں اُن کے دشمنوں کا بھی خدا تعالیٰ دشمن ہو جاتا ہے اور اُن کے دوستوں کا دوست ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو بھی کام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس میں برکت ڈالتا ہے اُن کو کامیابیاں عطا فرماتا ہے۔

پس خوش قسمت ہیں وہ (مومن) جو اس کوشش میں رہتے ہیں کہ جب موت آئے تو ایسی حالت میں آئے کہ خدا تعالیٰ کے فرمانبردار اور حقیقی (مومن) بننے کی کوشش ہو۔ ہم احمدیوں کے لئے تو یہ نصیحت ہے ہی اور ہمیں اس کی کوشش میں لگا رہنا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے (-) امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے کہ (-) مان لینا اور ہم نے مان لیا تو اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق بنانا اور ڈھالنا اور اس پر قائم رہنا ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اس کے لئے ہمیں کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ہم نے یہ ذمہ داری ادا کرنی ہے۔ ہر احمدی کو یہ سامنے رکھنا چاہئے لیکن جیسا کہ میرے بعض الفاظ اور بعض فقروں سے ظاہر ہو رہا ہوگا کہ میں عامۃ (-) کو بھی اس حوالے سے توجہ دلانی چاہتا

ہوں۔ چنانچہ جب میں نے سیاسی لیڈروں یا (-) کا حوالہ دیا تو یہ اُن کے لئے بھی تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ ایک طبقہ ایسا ہے جو ہمارے پروگرام دیکھتا اور سنتا ہے اور اس کا اظہار بھی ہوتا رہتا ہے کہ اُن تک جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس اس حوالے سے مَیں اُن لوگوں تک بھی یہ پیغام پہنچانا چاہتا ہوں جو یہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مجھے پاکستان سے ہی ایک خط آیا اور اس طرح کے بعض دفعہ آتے رہتے ہیں۔ چند دوست جو غیراز جماعت ہیں اکٹھے بیٹھ کر ایم ٹی اے دیکھتے ہیں یا انہوں نے احمدیت کا کچھ مطالعہ کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ تمام باتیں جو آپ کرتے ہیں، یہ سن کر اور زمانے کے تمام حالات دیکھ کر ہمیں یقین ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچے ہیں اور جماعت احمدیہ حق پر ہے۔ ہماری نیک تمنائیں آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم میں معاشرے کا اور (-) کا خاص طور پر مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں بزدل سمجھ لیں کہ ہماری تمام ہمدردیوں کے باوجود، ہماری خواہش کے باوجود ہم جماعت میں اس خوف سے شامل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایک شخص نے اپنے غیراز جماعت دوسرے دوست کو کہا کہ اگر یہ جماعت سچی ہوئی تو پھر ہمیں خدا کے عذاب سے بھی ڈرنا چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ نے سچوں کے لئے ڈرایا ہے۔ پس ایسے لوگوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے کا ارشاد فرما رہا ہے۔ جماعت احمدیہ سچی ہے اور یقیناً (سچی) ہے۔ اُس کی سچائی پر خدا تعالیٰ کی 124 سالہ فعلی شہادت ہی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے اور ہونی چاہئے۔ باوجود منظّم مخالفتوں کے جو حکومتوں کی طرف سے بھی کی گئیں اور کی جارہی ہیں، باوجود (-) کے فتووں کے، اُن (-) کے فتووں کے جو سچائی سے ہٹے ہوئے ہیں، اُن کے کہنے کی وجہ سے بعض ملکوں میں خاص طور پر پاکستان میں مظالم ڈھائے جارہے ہیں۔ باوجود احمدیوں پر مظالم ڈھائے جانے کے، اُن کے مالوں کو لُوٹنے کے، اغواء اور قتل کرنے کے، گھروں کو جلانے کے، ملازمتوں سے برطرف کرنے کے، بچوں کو سکولوں اور کالجوں میں ٹارچر دینے اور اُنہیں پڑھائی سے روکنے کے یہ لوگ نہ صرف اپنے ایمان پر قائم ہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کے لئے تیار ہیں۔ پس یہ احمدیت کی سچائی کا، ایمان کا کافی ثبوت ہونا چاہئے۔ اور ساری روکوں کے باوجود بھی جماعت پھر بھی ترقی کر رہی ہے۔ پس ایک دنیاوی لحاظ سے کمزور جماعت کی یہ ترقی اس وجہ سے ہے کہ وہ خدا جو نعم المولیٰ ونعم النصیر ہے ہمارے ساتھ ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ نے مومنوں کی نشانی بتائی ہے کہ خدا تعالیٰ کی تائیدات اور نصرت اُن کے شاملِ حال رہتی ہیں۔

اب اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں تو (دین) کی خدمت کے نام پر جو بھی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور اپنی طرف سے جو جہادی کارروائیاں بھی کر رہی ہیں، اُن کا نتیجہ سوائے (دین) کی بدنامی کے اور کچھ نہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مَیں اپنے راستے میں جہاد کے لئے نکلنے والوں کو کامیاب کرتا ہوں، اُنہیں کامیابیاں عطا فرماتا ہوں تو کون سی کامیابی ہے جو انہوں نے حاصل کی ہے؟ (-) ہی (-) کو قتل کر رہا ہے۔ اسلحہ ہے تو وہ بڑی طاقتوں سے لیا جا رہا ہے۔ (-) کے پاس تو اپنی نہ کوئی فیکٹریاں ہیں، نہ اسلحہ خانے ہیں یا اس کے کارخانے ہیں۔ اب شام میں بھی جو کچھ ہو رہا ہے، وہاں کے حکومت مخالف جو لوگ ہیں، یا گروپ ہے یا مختلف قسم کے گروہ ہیں جو اکٹھے ہوگئے ہیں، اُن کا مغربی دنیا سے یہی مطالبہ ہے، وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ اگر تم حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہو تو ہمیں اسلحہ دو۔ اب یہ اسلحہ حکومت کا بھی اور حکومت مخالف گروہوں کا بھی، دونوں میں سے کسی کے بھی خلاف جو استعمال ہو رہا ہے، یہ کون لوگ ہیں جن کے خلاف استعمال ہو رہا ہے؟ (ظاہر ہے کہ) صرف (-) کے خلاف استعمال ہو رہا ہے۔

تقویٰ نہ حکومت میں ہے اور نہ دوسرے گروہ میں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی فرمانبرداری نہ ایک گروہ میں ہے، نہ دوسرے میں ہے۔ پس یہ دونوں طرف سے تقویٰ سے عاری لوگ ہیں اور یہی دین سے دُور ہٹنے والے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ردّ کرنے والے لوگ ہیں۔

امیر تیمور ایک مسلمان حکمران گزرا ہے جو معمولی حیثیت سے اُٹھا اور دنیا کے بہت بڑے وسیع علاقے میں اُس کی حکومت قائم ہوئی۔ وہ کہتا ہے کہ جب جنگوں کے لئے مَیں نکلتا ہوں یا کسی ملک پر حملہ کرنا ہو تو مَیں یہ دیکھتا ہوں کہ وہاں جو مسلمان بادشاہ ہیں، وہ عوام کا حق ادا کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور یا دین پر قائم ہیں کہ نہیں۔ اگر عوام کا حق نہیں ادا کر رہے، نہ ہی وہ دین پر قائم ہیں اور ظلم و بربریت اُن ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے تو میں پھر اُن پر حملہ کرتا ہوں اور اُن کو زیر کر لیتا ہوں اور پھر وہاں ایسا نظام جاری کرتا ہوں جو اسلامی نظام ہو۔ اس وجہ سے جو مجھے کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کی مدد و تائید کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بہرحال جس طرح وہ بیان کرتا ہے، اُس کی بہت سی پالیسیاں انصاف پر مبنی تھیں جس کی وجہ سے وہ کامیابیاں حاصل کرتا رہا۔ بعض ظلم بھی اُس سے ثابت ہوتے ہیں لیکن لگتا یہ ہے کہ اُس زمانے کے بادشاہوں میں شاید سب سے بہتر وہ تھا تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کی مدد فرماتا رہا۔ اُس نے اپنا ایک اصول یہ بتایا کہ حکومت کرنے کے لئے انصاف، حکمت، دانائی، غریبوں کا بھی خیال رکھنا، عوام کا خیال رکھنا، حکومت کے کارندوں کا بھی خیال رکھنا۔ جہاں حملہ کیا اور جن ملکوں کو زیر کیا، اُن کے عوام کا بھی حق ادا کرنا، ظلم نہ کرنا ہے۔ اگر کسی چیز کے دس حصے بنائے جائیں تو کہتا ہے میری کامیابی کے نو حصے ان چیزوں پر مشتمل ہیں اور ایک حصہ صرف تلوار کا ہے۔

(ماخوذ از تزک تیموری مترجم سید ابوالہاشم ندوی صفحہ 20، 73 تا 77، 116 تا 120۔ سنگ میل پبلیکیشنز لاہور 2001ء)

..................گزشتہ دنوں امریکہ میں جو میراتھن (Marathon) ہو رہی تھی۔ ان کے کھلاڑی دوڑ رہے تھے تو وہاں دو بم دھماکے ہوئے ہیں اور جو ظلم ہوا ہے تو فوراً وہ لوگ جو (دین حق) مخالف ہیں، جو (دین حق) کو بدنام کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں، انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یہ (-) نے کیا ہوگا۔ کسی تنظیم کا نام نہیں لیتے۔ وہ تو (-) کا بحیثیت مجموعی کہتے ہیں۔ وہ تو شکر ہے کہ اس دفعہ ان تنظیموں کی طرف سے بھی انکار کیا گیا ہے کہ ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اگر صرف یہی بیان دیتے تو کافی تھا لیکن کیونکہ تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری، اطاعت اور اُس کے احکامات پر عمل کرنے سے یہ لوگ عاری ہیں، اُس سے دور ہٹے ہوئے ہیں، اس لئے ساتھ یہ بھی کہہ دیا کہ ہم نے کیا تو نہیں لیکن جس نے بھی کیا ہے اُس نے بہت اچھا کیا ہے اور ہم اُس کی حمایت کرتے ہیں۔ تو ان نہتّوں پر حملہ کر کے جو دنیا سے جمع ہوئے ہوئے تھے، کیا ملا؟ یا ان حمایت کرنے والوں کو اس سے کیا حاصل ہوگا؟ ایک طرف تو یہ دعویٰ ہے کہ ہم سے زیادہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی اور کو محبت نہیں ہے۔ اور دوسری طرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ اور تعلیم کے خلاف باتیں کی جاتی ہیں۔ محبت کرنے والے تو محبوب کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو بھی اہمیت دیتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو جنگ میں بھی معصوموں، بچوں، عورتوں، بوڑھوں، راہبوں کو نقصان پہنچانے سے منع کیا ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ جلد 7 صفحہ 654 و 656 کتاب الجہاد باب من ینہی عن قتلہ فی دار الحرب حدیث نمبر 7 و 21 مطبوعہ دار الفکر)

اور قرآنِ کریم نے تو جنگ کی اجازت دے کر بھی خاص طور پر ہر مذہب کی حفاظت کی

ہے۔ کجا یہ کہ جنگ کے بغیر کئی جانوں کو تلف کر دیا، کئی لوگوں کو ان کے اعضاء سے محروم کر دیا۔ بہت سارے لوگ جو بچے ہیں ان کے بھی کسی کا بازو کاٹنا پڑا، کسی کی ٹانگ کاٹنی پڑی۔ اس لئے ایک امریکن نے، لکھنے والے جرنلسٹ نے یا کالم لکھنے والا تھا شاید، اخبار میں اُنہیں یہاں تک کہہ دیا کہ اس کا صرف ایک علاج ہے کہ تمام مسلمانوں کو قتل کر دو۔ تو یہ جرأت غیر مسلموں میں کیوں پیدا ہو رہی ہے؟ اس کو ہوا خود (-) دے رہے ہیں۔

یہاں مغرب میں تو اکّا دُکّا یہ واقعہ ہوتا ہے، اُس کے بعد یہ باتیں سنی پڑتی ہیں۔ اسلامی ممالک میں تو بے چینی تقریباً ستر فیصد ممالک میں ہے اور روز کا معمول ہے۔ پاکستان میں دیکھ لیں۔ افغانستان میں دیکھ لیں۔ مصر میں دیکھ لیں۔ شام میں دیکھ لیں۔ لیبیا میں دیکھ لیں۔ صومالیہ میں دیکھ لیں۔ سوڈان میں دیکھ لیں۔ الجزائر میں دیکھ لیں۔ ہر جگہ..........کو قتل کر رہا ہے اور ظلم یہ ہے کہ مذہب کے نام پر کر رہا ہے۔ اگر ظلم کرنے ہی ہیں تو کم از کم مذہب کے نام پر تو نہ کریں۔ اس قتل و غارت کو جہاد کا نام تو نہ دو۔ جن (-) ملکوں میں کھل کر دہشتگردی نہیں ہے تو وہاں کے عوام کے حق ادا نہیں کئے جا رہے۔ وہاں انصاف نہیں ہے۔ غریب غریب تر ہو رہا ہے اور امیر امیر تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اب سعودی عرب میں جو تیل کی دولت سے مالا مال ملک ہے، بڑا امیر ملک کہلایا جاتا ہے وہاں بھی غریب لوگ ہیں۔ غریب بیوائیں، یتیم بچے دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں۔ کہنے کو تو (دین) کے نام پر عورت کے گھر سے باہر نکلنے پر پابندی ہے۔ کام کرنے پر ان لوگوں نے پابندی لگائی ہوئی ہے۔ لیکن اُس کی ضرورت کا خیال بھی جو حکومت کو رکھنا چاہئے تھا وہ نہیں رکھا جاتا۔ جو راشن مقرر کیا ہے، اگر کیا بھی ہے تو وہ بھی اتنا تھوڑا ہے کہ کسی کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بادشاہوں کے اپنے محلوں میں تو دیواروں پر بھی سونے کے پانی پھرے ہوئے ہیں۔ تیل کی دولت کا بے انتہا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ اُسے لٹایا جا رہا ہے اور جو رعایا ہے وہ بھوکی مر رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ٹی وی پر ایک پروگرام آیا تھا، ڈاکومنٹری دکھائی گئی تھی جس میں یہ حقائق بیان ہوئے تھے کہ کس طرح اُن سے سلوک کیا جاتا ہے، کس طرح کیسی حالت میں وہ لوگ رہتے ہیں۔ اسی طرح دوسرے (-) ممالک کا حال ہے۔ بے چینی اور بے انصافی، ظلم و تعدی، حکومت کا حق ادا نہ کرنا، یعنی جو اُس کے ذمہ رعایا کا حق ہے۔ اور اسی طرح عوام جو ہیں وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتے اور جب عوام کو موقع ملے تو اُن کی طرف سے بھی ظلم کا اظہار ہوتا ہے۔ یہ سب تقویٰ سے دُوری ہے اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اپنے آپ کو باہر نکالنا ہے۔..........۔

ہم احمدی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوش قسمت ہیں جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ شخص اپنے وعدے کے مطابق اور (-) پیشگوئیوں کے مطابق چودھویں صدی میں بھیج دیا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں قرآنِ کریم کے علم و عرفان کے خزائن کو وضاحت سے اپنی کتب میں بیان کر کے حق و باطل کے فرق کو ظاہر کر کے، (دین حق) کی برتری دنیا کے تمام ادیان پر ثابت کر کے، دشمنوں کو کھلے چیلنج دے کر اور اپنے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائیدات کی مہر ثبت کر کے، دشمنوں کے منہ بند کر کے، ایک لمبا عرصہ زندگی گزار کر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گیا اور اپنے پیچھے خدا تعالیٰ کی تائیدات سے تا قیامت جاری رہنے والا سلسلہ چھوڑ گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر آگے سے آگے بڑھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارضی و سماوی تائیدات جو حضرت مسیح موعود کے زمانے میں مختلف آفات کی صورت میں بھی ظاہر ہوئیں، اُن کا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ کیا اہلِ پاکستان کے لئے اور عامۃ (-) کے لئے یہ زلزلے، یہ آفات، یہ سیلاب، یہ دنیا میں (-) کی بے وقعتی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ اب گزشتہ دنوں جو زلزلہ آیا، وہ صرف ایک ملک میں نہیں تھا۔ پاکستان میں بھی اُس سے نقصان ہوا۔ ایران میں بھی ہوا۔ افغانستان میں، شرقِ اوسط کے ممالک میں، بلکہ انڈونیشیا تک چلا گیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی جو تقدیر چل رہی ہے اس پر (-) کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ توبہ کی ضرورت ہے۔ استغفار کی ضرورت ہے۔ نام نہاد (-) سے ڈرنے کی بجائے اُنہیں آئینہ دکھانے کی ضرورت ہے کہ کیوں ہمیں (دین حق) کی تعلیم کے خلاف باتیں بتاتے ہو۔ کہیں ایک واقعہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں سے ایسا بیان کر دیں کہ آپ نے ایسا کیا جو یہ تعلیم دیتے ہیں، یا ایسی تعلیم دی جو آجکل کے علماء دے رہے ہیں۔ پس یہ (دین) جو (-) ہمیں بتاتے ہیں، وہ (دین) نہیں ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے (دین حق) کی تعریف تو محبت، پیار، امن، سلامتی اور تکلیفوں کو دور کرنا ہے، نہ کہ (دین) کے نام پر اپنے ذاتی مفادات کی خاطر ان تکلیفوں کو اور زیادہ کرنا ہے۔

پس ہر (مومن) کا فرض ہے کہ تقویٰ کو تلاش کر کے اُس پر قدم مارنے کی کوشش کرے۔ موت کو سامنے رکھے جس کا کوئی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میری اتنی زندگی ہے۔ اور وہ عمل کرے جو خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں اور اُس کے بندوں کا حق بھی ادا کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود کے بعض اقتباسات پیش کرتا ہوں جن سے آپ کی اہمیت اور (-) کو آپ کے ماننے کی ضرورت واضح ہو جاتی ہے اور اگر یہ نہیں تو پھر یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے کہ ترقی وہی لوگ کریں گے جو سچے دل سے عمل کرتے ہوئے مسیح موعود کو مانیں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں چاہتا ہوں کہ (-) کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دنیا کے بت کو عظمت دی گئی ہے، اس کی امانی اور امیدوں کو رکھا گیا ہے۔ مقدمات، صلح جو کچھ ہے وہ دنیا کے لیے ہے، اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بتازہ پھل دے۔ اس وقت درخت کی صورت ہے مگر اصل درخت نہیں کیونکہ اصل درخت کے لیے تو فرمایا: (-) (ابراہیم: 25 تا 26) یعنی کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ کیونکر بیان کی اللہ نے مثال یعنی مثال دینِ کامل کی کہ وہ بات درختِ پاکیزہ کی مانند ہے جس کی جڑھ ثابت ہو اور جس کی شاخیں آسمان میں ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم سے دیتا ہے۔ اَصْلُھَا ثَابِتٌ سے یہ مراد ہے کہ اصول ایمانیہ اس کے ثابت اور محقق ہوں اور یقین کامل کے درجہ تک پہنچے ہوئے ہوں اور وہ ہر وقت اپنا پھل دیتا رہے۔ کسی وقت خشک درخت کی طرح نہ ہو۔ مگر بتاؤ کہ کیا اب یہ حالت ہے؟ بہت سے لوگ کہہ تو دیتے ہیں کہ ضرورت ہی کیا ہے؟ اُس بیمار کی کیسی نادانی ہے جو یہ کہے کہ طبیب کی حاجت ہی کیا ہے؟ وہ اگر طبیب سے مستغنی ہے اور اس کی ضرورت نہیں سمجھتا تو اس کا نتیجہ اس کی ہلاکت کے سوا اور کیا ہوگا؟ اس وقت (-) اَسْلَمْنَا میں تو بے شک داخل ہیں مگر اٰمَنَّا کی ذیل میں نہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب ایک نور ساتھ ہو۔ غرض یہ وہ باتیں ہیں جن کے لیے مَیں بھیجا گیا ہوں اس لیے میرے معاملہ میں تکذیب کے لیے جلدی نہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ سے ڈرو اور توبہ کرو کیونکہ توبہ کرنے والے کی عقل تیز ہوتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 565-566۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ نے طاعون کے نشان کی مثال دی ہے کہ:

’’طاعون کا نشان بہت خطرناک نشان ہے اور خدا تعالیٰ نے اس کے متعلق مجھ پر جو کلام

نازل کیا ہے وہ یہ ہے۔ (-) (الرعد:12) یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس پر لعنت ہے جو خدا تعالیٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ارادے کی اس وقت تبدیلی ہوگی جب دلوں کی تبدیلی ہوگی۔ پس خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے قہر سے خوف کھاؤ۔ کوئی کسی کا ذمہ دار نہیں ہو سکتا۔ معمولی مقدمہ کسی پر ہو تو اکثر لوگ وفا نہیں کر سکتے۔ پھر آخرت میں کیا بھروسہ رکھتے ہو۔.......................‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 566۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اُس دن یعنی قیامت والے دن بھائی بھائی سے دور ہٹے گا، بھاگے گا۔

اللہ تعالیٰ عامّۃ (-) کے دل کھولے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو سمجھنے والے ہوں، تا جن حالات و مشکلات سے یہ گزر رہے ہیں اُن سے نجات پائیں۔ آفات کے جو جھٹکے ان کو خدا تعالیٰ لگا رہا ہے اُس کے اشاروں کو سمجھیں اور تکذیب اور ظلموں سے باز آئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے کہ تقویٰ پر چلیں اور اپنے قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور دنیا کو ہر وقت تباہی سے ہوشیار کرتے رہیں۔

اس وقت میں دو وفات یافتگان کا ذکر بھی کروں گا اور جمعہ کی نماز کے بعد ان کے جنازے بھی ہوں گے۔

پہلا مکرم چوہدری محفوظ الرحمٰن صاحب کا ہے جو 6/اپریل 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ (-) چوہدری صاحب نے ایف اے پاس کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریک پر اپنی زندگی وقف کی تھی، زندگی وقف کرنے کے بعد بطور انسپکٹر (-) مال قادیان میں کام کرتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث جب صدر خدام الاحمدیہ تھے، آپ پر بہت اعتماد کرتے تھے۔ آپ کو چار خدام کے گروپ میں جلسہ دہلی کے دوران خواتین کے پنڈال کی حفاظت کا موقع بھی ملا۔ جماعت کی تاریخ میں یہ مشہور واقعہ ہے اس موقع پر پتھراؤ بھی ہوا تھا جس میں ایک کارکن مکرم مشتاق باجوہ صاحب زخمی بھی ہو گئے تھے جو سوئٹزرلینڈ میں ہمارے مشنری اور (مربی) رہے ہیں۔ تقسیم ہند کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ آخر وقت تک قادیان کی حفاظت کے لئے ٹھہرے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ان کو صرف چار دن پہلے واپس پاکستان بھجوایا تھا۔ پھر آپ ٹی آئی کالج لاہور میں بطور اکاؤنٹنٹ اور ہوسٹل ٹیوٹر کام کرتے رہے۔ پھر ٹی آئی کالج ربوہ میں بطور DPE اور انچارج لائبریری کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کچھ عرصہ خلافت لائبریری میں بھی کام کیا۔ نصرت جہاں اکیڈمی میں انہوں نے بطور استاد کام کیا۔ بعد میں پھر سروس کے دوران ہی بی اے بھی کیا۔ اُس کے بعد ایم اے اسلامیات بھی کیا۔ کوالیفائیڈ DPE بھی تھے۔ 1953ء کے فسادات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کوئٹہ میں قیام کے دوران صدر خدام الاحمدیہ کی طرف سے جن خدام کو حفاظت کے لئے بھجوایا گیا اُن میں سے ایک چوہدری صاحب بھی تھے۔ اور جب ربوہ کی آبادی ہوئی ہے تو جماعت کی طرف سے جو پہلے انیس افراد بھجوائے گئے تھے، اس پہلے گروپ میں آپ شامل تھے۔ خدام الاحمدیہ میں صحت جسمانی کے مہتمم بھی رہے ہیں۔ والی بال اور ٹینس اور فٹ بال کے بڑے اچھے کھلاڑی تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی بھی تھے اور اپنا سب حساب اپنی زندگی میں صاف کر دیا تھا۔ تحریکِ جدید اور وقفِ جدید کا چندہ اپنے والدین، دادا اور پھوپھیوں وغیرہ بلکہ اگلی نسلوں میں دو پوتیوں کے بچوں کی طرف سے بھی ادا کیا کرتے تھے۔ بڑے نمازی، تہجد گزار تھے۔ ربوہ کے جو خاص لوگ ہیں ان کرداروں میں سے ایک تھے۔ جو مرضی ان کو کوئی کہہ دے، مَیں نے نہیں دیکھا کہ کبھی انہوں نے آگے سے جواب دیا ہو۔ خاموشی سے اور ہنستے ہوئے ہر بات کو سنتے۔ انتہائی شریف النفس، درویش صفت، خاموش طبع انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ یہاں کے ہمارے جو صدر انصار اللہ ہیں، چوہدری وسیم صاحب، ان کے بڑے بیٹے ہیں۔

دوسرا جنازہ جو ہے وہ مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب کا ہے۔ ان کی وفات 13/اپریل کو ہوئی ہے۔ تقریباً 70 سال ان کی عمر تھی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت ام ناصر کی بہو تھیں۔ ان کا کینسر ایک دم پھیل گیا جس کی وجہ سے ان کی وفات ہوئی۔ بڑے عمدہ اخلاق کی مالک تھیں۔ بڑی ہنس مکھ، ملنسار، خلافت سے بڑا تعلق خاص طور پر میں نے نوٹ کیا۔ خلافت کے بعد ان کا مجھ سے بہت زیادہ تعلق بڑھ گیا۔ مالی قربانیوں میں بھی کچھ حصہ لیتی تھیں اور غریبوں کی بہت زیادہ ہمدرد تھیں۔ ان کے بعض غریب رشتہ داروں نے یا کم مالی کشائش والے رشتہ داروں نے بھی مجھے لکھا کہ ہمیشہ ہمارا خیال رکھا اور ان کو عزت دی، احترام کیا۔ ضرورتمندوں اور مستحقین کی خاموشی کے ساتھ مدد کیا کرتی تھیں۔ ملازموں کا بلکہ اُن کے رشتہ داروں کا بھی خیال رکھتی تھیں۔ جلسہ کے دنوں میں مہمانوں کی مہمان نوازی بہت کیا کرتی تھیں۔ آپ کے والد حضرت سعید احمد خان صاحب اور دادا مکرم کرنل اوصاف علی خان صاحب تھے جو حضرت نواب محمد علی خانصاحب کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور مرحومہ عبدالمجید خان صاحب (رفیق) حضرت مسیح موعود کی نواسی اور حضرت خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کی پڑنواسی تھیں۔ پہلے آپ کے والد صاحب نے بیعت کی اور بعد میں آپ کے دادا نے۔ آپ کے والد صاحب پوچھنے پر کہ آپ نے پہلے کیوں احمدیت قبول کر لی؟ تو بڑے لہک کے یہ مصرعہ پڑھا کرتے تھے کہ ’پسند آیا ہمیں یہ دیں، ہم ایمان لے آئے‘۔

ان کے جو پڑنانا تھے، حضرت خان محمد خان صاحب، وہ حضرت مسیح موعود کے بہت پرانے (رفقاء) میں سے تھے۔ اور یکم جنوری 1904ء کو اُن کی وفات ہوئی ہے، تو دوسرے دن نماز کے وقت حضرت مسیح موعود (بیت) میں تشریف لائے اور فرمایا کہ آج مجھے الہام ہوا ہے کہ ’’اہلِ بیت میں سے کسی شخص کی وفات ہوئی ہے‘‘ تو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کہا کہ حضور کے اہلِ بیت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سب خیریت سے ہیں تو پھر یہ الہام کس شخص کے بارے میں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ خان محمد خان صاحب کپورتھلوی کل فوت ہو گئے ہیں۔ یہ الہام مجھے اُنہی کے متعلق ہوا ہے۔ گویا خدا تعالیٰ نے الہام میں اُنہیں اہلِ بیت میں سے قرار دیا۔ پھر ان کے بارے میں یہ بھی الہام تھا کہ ’’ان کی اولاد سے نرم سلوک کیا جائے گا۔‘‘

(ماخوذ از تذکرہ صفحہ 418 حاشیہ۔ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اتفاق سے مَیں سپین میں ’’تذکرہ‘‘ کسی اور مقصد کے لئے دیکھ رہا تھا تو یہ الہامات بھی میری نظر کے سامنے سے گزرے۔ یہ دو الہامات ہیں جن میں ایک تو وفات کی خبر تھی، دوسرے ان کی اولاد سے نرم سلوک کیا جائے گا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی شان سے پورا ہوا۔ مکرمہ قیصرہ بیگم صاحبہ کے نانا جو خان محمد خان صاحب کے بیٹے تھے، انہوں نے ریاست کپورتھلہ میں ملازمت کے لئے درخواست دی تھی اور کافی کمپیٹیشن (Competition) تھا۔ ان کو بگی خانہ کے لئے افسر بنایا گیا اور پھر وہ وہاں سے ترقی کرتے کرتے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود کے اہلِ بیت میں سے قرار دیا اور پھر ان کی پڑنواسی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بہو بھی بنی۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں کو بھی نیکیوں کی توفیق دے اور جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔ ان کے خاوند مکرم میاں اظہر احمد صاحب کو بھی صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صحت و عمر دے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر رامیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

جلسہ یوم خلافت

مکرم جاوید اقبال صاحب معلم وقف جدید چک 192 مراد ضلع بہاولپور تحریر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مورخہ 27 مئی 2013ء کو بعد از نماز مغرب جماعت احمدیہ چک 192 مراد تحصیل حاصل پور ضلع بہاولپور کا جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم منور احمد قمر صاحب مربی سلسلہ بہاولپور شہر نے خلافت کی برکات کے عنوان پر اور مکرم ناصر احمد قمر صاحب مربی سلسلہ حاصل پور نے خلافت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مکرم ماسٹر محمد عباس صاحب نائب صدر چک 192 مراد نے اختتامی دعا کروائی۔ اس جلسہ میں 70 افراد نے شرکت کی۔ بعد ازاں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت کی برکات سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے۔ آمین

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

معلومات درکار ہیں

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کو تاریخ خدام الاحمدیہ راولپنڈی مرتب کرنے کی توفیق مل رہی ہے اس سلسلہ میں کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے۔ درج ذیل قائدین راولپنڈی کی تفصیلات موجود نہ ہیں۔ اگر مندرجہ ذیل احباب میں سے کوئی دوست خود یا ان کے قریبی عزیز ان بزرگان کی خدام الاحمدیہ کے حوالے سے خدمات کے بارے میں تفصیلات دے سکیں تو نیچے دیئے گئے نمبروں پر جلد از جلد رابطہ کریں۔

مکرم عبدالقیوم صاحب 49-1948ء
مکرم ملک مبارک ارشاد صاحب 58-1956ء
مکرم صوفی رحیم بخش صاحب 61-1959ء
مکرم مرزا عبدالحق صاحب 65-1964ء
مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب 65-1963ء
مکرم چوہدری بشیر محمود صاحب 69-1968ء
مکرم عبدالحق صاحب 70-1969ء
مکرم منیر الحق شاہد صاحب 72-1971ء
مکرم چودھری عبدالواحد ورک صاحب 73-1972ء
مکرم قریشی محمد عظیم صاحب 78-1976ء
مکرم پرویز منہاس صاحب 1988ء

مزید براں اگر کسی دوست کے پاس کوئی یادداشت، یادگار تصاویر یا خلفاء کے خطوط بنام خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی موجود ہوں تو وہ فوری طور پر درج ذیل نمبرز یا ای میل ایڈریس پر رابطہ کریں۔ تمام ریکارڈ استعمال کے بعد بحفاظت واپس کر دیا جائے گا۔

خواجہ ناصر احمد صاحب: 0334-4411371
khawaja1979@hotmail.com
ناصر احمد صاحب: 0300-5002380
maliknasirahmad@yahoo.com

(قائد خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی)

پتہ درکار ہے

مکرم عمیر احمد مبشر صاحب ولد مکرم مبشر احمد صاحب نے مورخہ 14 نومبر 2009ء کو مسلم گنج مرید کے ضلع شیخوپورہ سے وصیت کی تھی۔ بعد ازاں موصی مرید کے سے ربوہ شفٹ ہو گئے ربوہ سے بھی موصی صاحب کا دفتر وصیت سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصی کو دیہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع کریں۔ موصوف کا وصیت نمبر 93521 ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2013ء کے لئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2013ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جولائی 2013ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔

فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

نوٹ: فارم پر صدر رامیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2013ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔

2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔

3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو:

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 17 راگست صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 18 اور 19 راگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کے لئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 15 راگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کر لیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز:

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 21 راگست 2013ء کو صبح 10:00 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2013ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2013ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی
ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460
فون: 047-6213322

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ کیلئے تشریف لائیں۔
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
موبائل: 0332-4828432,0300-4201198
طالب دعا: قیصر خلیل خاں

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) (تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ٹنی بر مدر ٹنکچر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر بدہضمی گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(عائلی قیمت پیکنگ 25ML/-140 روپے 120ML -/500 روپے)

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بداثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

4 جون 2013ء

1:30 am	راہ ہدیٰ
3:05 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
6:30 am	حضور انور کا سکینڈے نیویا ممالک کا دورہ
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	جلسہ سالانہ جرمنی
2:00 pm	سوال و جواب
11:30 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

داخلہ جات

نظارت تعلیم کے سکولز میں درج ذیل کلاسز میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ ان کلاسز میں داخلہ کیلئے ٹیسٹ لیا جائے گا۔ داخلہ کے خواہشمند متعلقہ سکول سے داخلہ فارم حاصل کر سکتے ہیں۔

مریم صدیقہ ہائیر سیکنڈری سکول: کلاس دوئم تا پنجم
مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول: اول اور پنجم تا نہم
بیوت الحمد ہائیر سیکنڈری سکول: ششم تا ہشتم
بیوت الحمد پرائمری سکول: پنجم
طاہر پرائمری سکول: اول، دوئم، چہارم اور پنجم
تاریخ وصولی فارم: 5 تا 12 جون 2013ء
فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جون 2013ء

نوٹ: ٹیسٹ کی تاریخ ادارہ جات کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم وحید احمد صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بیٹا مکرم احسان احمد منیب صاحب لندن ایک حادثہ میں جل گیا ہے۔ اب تک کچھ حصہ کا آپریشن ہو چکا ہے اور مزید آپریشن بھی متوقع ہے سانس لینے میں دشواری ہے مسلسل آکسیجن لگی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

خبریں

عبدالمالک بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نامزد

مسلم لیگ (ن) کے قائد اور نامزد وزیر اعظم نواز شریف نے نیشنل پارٹی کے ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کو وزیر اعلیٰ بلوچستان نامزد کر دیا جبکہ گورنر بلوچستان پختونخوا ملی عوامی پارٹی سے ہوگا۔ اس امر کا اعلان نواز شریف نے گورنمنٹ ہاؤس مری میں بلوچستان میں مسلم لیگ (ن) اور اس کی اتحادی جماعتوں کی اعلیٰ قیادت کے مشترکہ اجلاس کے بعد میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔

خسرہ کی وبا میں اضافہ پنجاب میں خسرے کی وباء تا حال قابو سے باہر ہے۔ روزانہ معصوم بچوں کی اموات سے ماؤں کی گودیں اجڑ رہی ہیں خسرہ سے مزید 8 بچے موت کے منہ میں چلے گئے۔ محکمہ صحت کے مطابق صوبہ بھر میں 154 خسرے کے نئے کیس سامنے آئے ہیں جس کے بعد 5 ماہ میں خسرہ سے متاثرین کی تعداد 15 ہزار 982 سے تجاوز کر گئی ہے مگر حکومت اس پر قابو پانے میں تا حال ناکام ہے۔

ایرانی صدر احمدی نژاد کے ہیلی کاپٹر کو حادثہ ایرانی صدر احمدی نژاد ہیلی کاپٹر کے خوفناک حادثے سے بچ گئے۔ پائلٹ نے حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو ہنگامی لینڈنگ کرا دی۔ احمدی نژاد محفوظ رہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 4 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:12

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ - جیولرز اینڈ بوتیک - ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ 047-6214510-049-4423173

تمام۔ پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

موٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

شربت صدر - نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل (بالمقابل ایوان محمود ربوہ) گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ربوہ میں پہلی بار شادی بیاہ اور نکاح کی تقریب کی وڈیو اور فوٹو گرافی کیلئے
لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر
گھر کی تمام تقریبات کی وڈیو اور فوٹو گرافی لیڈی مووی میکر اینڈ فوٹو گرافر سے کروائیں۔
سپاٹ لائیٹ وڈیو اینڈ فوٹو 27/4 دار النصر غربی ربوہ
0300-2092879,0321-2063532, 0333-3532902

Best Return of your Money
گل احمد، الکرم، لان، چکن، ڈیزائنر سوٹس
نیز مردانہ اچھی ورائٹی بھی دستیاب ہے
انصاف کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

GERMAN
جرمن لینگویج کورس
for Ladies
047-6212432
0304-5967218

FR-10

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

کار برائے فروخت
ایک عدد کار Cuore Cx Eco سی این جی کمپنی فٹیڈ 2008ء ماڈل سلور مون کلر گھریلو استعمال کے بعد اچھی حالت میں برائے فروخت ہے۔
برائے رابطہ: 0302-7089662

مسرور آٹو ورکشاپ
ربوہ میں پہلی بار۔ لیزر ڈیجیٹل ویل الائنمنٹ ویل بیلنسنگ اور لوپ شاپ
تمام گاڑیوں کا مکینیکل کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
ٹیوٹا ورکشاپ کا تجربہ کار عملہ
بالمقابل نصرت آباد ساہیوال روڈ ربوہ
فون: 03346371992

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

الفضل روم کولر اینڈ گیزر
ہمارے ہاں کولر گیزر، واٹر کولر، واٹر پمپس، سٹیبلائزر، رائل فین، پاک فین اور بھی فین کی مکمل ورائٹی نیز اعلیٰ کوالٹی کے یو پی ایس تیار اور بیٹریاں بھی دستیاب ہیں ہر قسم کی ریپئرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
فیکٹری اینڈ شوروم 1-B/16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
042-35114822,35118096,03004026760